سوال:- حضرت عمر کا قول ہے جو دعوت کا کام نہیں کرے گا وہ اس امت میں سے نہیں اٹھایا جائے گا۔ کیا تبلیغی جماعت والوں کے علاوہ کوئی بھی اس امت میں سے نہیں اٹھایا جائے گا؟

نوید قاسم ڈسکہ

03006493891

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً:-

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہمارے سامنے کیا گیا کہ انہوں نے حج کے موقع پر چند ناپسندیدہ امور دیکھے تو یہ آیت تلاوت فرمائی، (کنتم خیر أمة اخرجت للناس) پھر فرمایا جو خوش ہو اس بات سے کہ وہ اُن لوگوں میں شامل ہو جائے جنکا اس آیت میں تذکرہ ہے تو اسے چاہیے کہ اسمیں مذکور اللہ کی شرط کو پورا کرے (یعنی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرے)

واضح رہے، کتب تفسیر وغیرہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کیطرف یہ قول منسوب ہے سوال میں مذکورہ قول کی نسبت بظاہر درست نہیں، لہذا اس سے مذکورہ معنی اخذ کرنا بھی درست نہیں۔ لما فی تفسیر الطبری:

(كنتم خير أمة أخرجت للناس) الآية حدثنا بشر قال حدثنا يزيد قال ثنا سعيد عن قتادة قال: ذكر لنا أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال في حجة حجها: ورأى من الناس رعة سيئة فقرأ هذا (كنتم خير أمة أخرجت للناس) ثم قال: من سره أن يكون من تلك الآية فليؤد شرط الله منها (سورة آل عمران، ٤/٢٩ دار المعرفة)

وقال ابن کثیر رحمہ اللہ:

فهذه الأحاديث في معنى قوله تعالى (كنتم خير أمة) فمن اتصف

جاری ہے.....

من هذه الأمة بهذه الصفات دخل معهم في هذا المدح كما قال قتادة:
بلغنا أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه في حجة حجها رأى من الناس دعة
فقرأ هذه الآية (كنتم خير أمة أخرجت للناس) ثم قال: من سره
أن يكون من هذه الآية فليؤد شرط الله .....

وقال: ليتول الله تعالى ولتكن منكم أمة منتصبة للقيام بأمر الله
تعالى في الدعوة إلى الخير والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر
وأولئك هم المفلحون، قال الضحاك: هم خاصة الصحابة وخاصة
الرواة يعني المجاهدين والعلماء

(تفسير ابن كثير، سورة آل عمران، ١/٣٥-٣٤١ دار القرآن)

فقط والله تعالى أعلم

كتبه: محمد شيراز اختر

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية كراتشي

٢٤-٤-١٤٣٢هـ

الحق صحيح

٢٧/٤/١٤٣٢هـ

الجواب صحيح

٢٨/٤/١٤٣٢هـ